دارالافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن کے پروگرام کا شرعی جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتیان کرام دامت برکاتکم واطال اللہ بقاءکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس پیچیدہ مسئلہ میں کہ مستقبل قریب میں جو بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں وہ اکیسویں صدی میں مغربی غلبہ کا ایک ذریعہ ہے' اس کے ذریعے پاکستانی ریاست جو کہ اسلام کا قلعہ ہے' اس کو کمزور کر کے اس کو مغربی استعمار کے نرغہ میں دینے کا منصوبہ ہے' استعمار کے پاکستان میں غلبہ کے تین منصوبے ہیں۔

(۱) گلوبلائزیشن　(۲) لوکلائزیشن　(۳) شہری حکومتوں کا قیام

۱۔ گلوبلائزیشن کیا ہے؟

گلوبلائزیشن کا مقصد اعلیٰ سیاست سے مرکزی حکومت کی دستبرداری اور اس اعلیٰ سیاست کو امریکی استعمار اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں (آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک) اور بین الاقوامی کمپنیوں (سٹی بینک وغیرہ) کے سپرد کر دینا ہے۔ پاکستانی تناظر میں اگر اس کو دیکھیں تو پاکستانی ریاست خارجہ پالیسی' اقتصادی پالیسی' دفاعی پالیسی کی تشکیل سے دستبردار ہو کر ان کو امریکی استعمار اور ان کے گماشتوں کے حوالے کر دے گی' اس طرح پاکستانی ریاست ایک مجبور' لاچار' لاغر اور بے بس ریاست بن کر استعمار کی باج گزار ریاست بن جائے گی۔

۲۔ لوکلائزیشن کیا ہے؟

لوکلائزیشن کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی حکومت خدمات کی فراہمی کے عمل سے دستبردار ہوجائے اور اسکی ذمہ داری ضلعی اور تحصیلی سطح پر مقامی حکومتوں کو منتقل کردی جائے۔ ان مقامی حکومتوں کو چلانے کی ذمہ داری محض منتخب نمائندوں کی نہ ہو' بلکہ ورلڈ بینک کی ڈویلپمنٹ رپورٹ برائے ۲۰۰۰ء و ۲۰۰۱ء کے مطابق اس میں پرائیویٹ سیکٹر' این جی اوز اور دیگر سیکولر عناصر مدبرین اور ماہرین شامل ہیں' اسی طرح غیر مسلموں کیلیے بھی کافی تعداد میں نشستیں رکھی گئی ہیں۔ دوسرا اہم پہلو یہ ہیکہ مقامی حکومتیں ان خدمات کو بطور خدمت نہیں بلکہ منافع کے حصول کیلیے لیے انجام دیں۔ گویا مقامی حکومتیں منافع کے حصول کیلیے کمپنیاں بن جائیں اور ان کی خدمت کا سارا نظام پرائیویٹ کردیا جائے اور اسکے بڑے خریدار ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوں گی اور سود اور سٹہ کو عام کردیا جائیگا۔

۳۔ شہری حکومتوں کا قیام

گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن کا حتمی ہدف سنگاپور اور ہانگ کانگ کے طرز کے شہری حکومتوں کا قیام ہے۔ یہ شہری حکومتیں کم اور منافع کے حصول میں تگ و دو کرنے والی کمپنیاں زیادہ ہوتی ہیں اور ان کے شہری' شہری کم اور خریدار زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان کے بڑے شہروں کراچی' لاہور' حیدر آباد' پشاور کو مضبوط پاکستان کا دل و جگر نہیں رہنے دیں گے' جو جہاد کشمیر اور جہاد افغانستان کے لیے اور استعمار کے خلاف جدوجہد کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکیں' بلکہ یہ ایسی کمپنیاں بن جائیں گی جو اپنے منافع اور غرض کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس کی گلوبلائزیشن اور لوکلائزیشن کے لیے موجودہ حکومت بلدیاتی اور ضلعی انتخابات کا کھیل رچانا چاہتی ہے' جس کے خد و خال جنرل صاحب نے یوں وضع کیے ہیں۔

- ریاستی اقتدار کو چار سطحوں پر تقسیم کیا جائے گا' وفاق' صوبہ ڈسٹرکٹ' اور یونین کونسل
- رائے دہندگان کی عمر ۲۱ سے ۱۸ سال کر دی جائے۔
- وفاق اور صوبوں کے اختیارات کم کر دیے جائیں گے۔
- ہر ڈسٹرکٹ اسمبلی میں دو غیر مسلم ممبر ہوں گے۔
- ہر ڈسٹرکٹ اسمبلی اپنی علیحدہ مانیٹرنگ کمیٹی تشکیل دے گی' تاکہ عوام حکومتی عمل میں شامل کیے جا سکیں وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے' نیز اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جمعیت علماء اسلام نے ان انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کا ارادہ کیا ہے' یہ بتائیں کہ ہونے والے انتخابات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اہلیان پاکستان کے لیے عموماً" اور دینی جماعتوں اور علماء کرام کے لیے خصوصاً".ان انتخابات میں حصہ لینا کیسا ہے؟ نیز موجودہ حالات میں اس انتخابات کے لیے عوام اور علماء کرام کے لیے کیا ذمہ داریاں ہیں؟

براہ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں مجموعی نظام کو دیکھتے ہوئے شرعی حکم واضح فرمائیں تاکہ اہلیان پاکستان اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

واجرکم علی اللہ' المستفتی' محمد جاوید اکبر انصاری' کراچی

الجواب و منہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ دشمنان اسلام ہر زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کے

خلاف اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے کئی تدبیریں کرتے رہے ہیں' شروع میں مسلمانوں کو بزور طاقت مٹانے کی کوشش کی اس میں کامیاب نہیں ہوئے' پھر اسلامی عقائد و تعلیمات میں شبہات پیدا کر کے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی' اس میں بھی ان کو ذلت و رسوائی اور خفت اٹھانی پڑی تو دشمنان اسلام نے اسلام اور مسلمانوں پر وار کرنے کا طریقہ کار بدل تبدیل کر دیا ہے۔ اب موجودہ دور میں انسانی حقوق کی علمبرداری اور حقوق نسواں کے تحفظ کی تحریکوں کے ذریعہ سے مسلمانوں میں بے راہ روی اور دین سے بے زاری کا طریقہ اپنایا گیا' اس میں کسی حد تک کامیابی حاصل کرنے کے بعد مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لیے نظام حکومت کی تبدیلی اور معاشی پالیسیوں کی تبدیلی کے ذریعہ مسلمان حکومتوں اور مسلم عوام کو خوشنما نعروں کے فریب میں اپنی غلامی کے شکنجے میں جکڑنے کی تدبیریں تیار کی جا چکی ہیں اور ہمارے دینی غیرت سے عاری حکمران ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو کر بے وقوف مکھی کی طرح مکڑی کے جال میں پھنستے جا رہے ہیں۔ مسلمان عوام اور مسلمان حکومتوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ غیر مسلم عوام اور حکومتوں کے ساتھ محبت کے تعلق اور میل جول رکھیں اور ان کے ساتھ مسلمان عوام اور مسلمان حکومتوں کے بالمقابل معاملات میں ترجیحی سلوک کریں اور ان کی طرز زندگی اور طرز حکومت کو اپنائیں' ایسا کرنا ان کے دین اور دنیا دونوں کے لیے نقصان دہ ہے' اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ تعلقات کے بارے میں قرآن پاک میں واضح ہدایات دی ہیں' قرآن پاک کی چند آیات پیش خدمت ہیں

۱۔ ترجمہ : اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے' اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔ (سورہ مائدہ ' پارہ ٦ ' آیت ۵۱)

۲۔ ترجمہ : اے ایمان والو مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے۔ (سورہ مائدہ' پارہ ٦' آیت ۵۷)

۳۔ ترجمہ : اے ایمان والو نہ بناؤ کسی کو صاحب خصوصیت اپنوں کے سوا' وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔ (سورہ آل عمران پارہ ۴' آیت ۱۱۸)

۴۔ ترجمہ : اے ایمان والو نہ بناؤ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست' تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہیں اس سے' جو تمہارے پاس آیا سچا دین' نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو اس بات پر کہ تم مانتے ہو اللہ کو جو رب ہے تمہارا۔ (سورہ ممتحنہ' پارہ ۲۸' آیت ۱)

۵۔ ترجمہ : اور مت جھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں' پھر تم کو لگے گی آگ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا مددگار پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔ (سورہ ہود' پارہ ۱۲ آیت)

چند احادیث بھی ملاحظہ کریں

۱۔ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' قیامت کب ہے' آپؐ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا ایمان کیا ہے' وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت' آپؐ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ (مسلم شریف ص ۳۳۱' ج ۲)

۲۔ ترجمہ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے' آپؐ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔ (مسلم شریف ص ۳۳۳' ج ۲)

غیر مسلم استعمار مسلمان ملکوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لیے نت نئی تدابیر اور اسکیمیں بروئے کار لاتے رہتے ہیں' انہیں دشمن اسلام تدابیر و تجاویز میں سے طرز حکومت اور معاشی درستگی اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے منصوبے ہیں' ان میں سے زیادہ اہم تین منصوبے ہیں : (۱) گلوبلائزیشن (۲) لوکلائزیشن (۳) شہری حکومتوں کا قیام۔ اب ہم ان تینوں کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک میں کس قدر دینی و دنیوی نقصانات ہیں۔ ہر ایک منصوبہ ایک دوسرے سے بڑھ کر خوفناک نتائج لیے ہوئے ہیں۔

گلوبلائزیشن (عالمگیریت)

جس کا مفہوم یہ ہے کہ (۱) تمام ممالک ایک جیسی پالیسی اپنائیں اور اس میں کسی کی اپنی علیحدہ پالیسی نہیں ہوگی۔ بظاہر اتحاد کی بات کی گئی ہے لیکن عملاً" اس میں بڑے بڑے سرمایہ دار ملکوں کی مرضی اور منشا نافذ ہوگی۔ چھوٹے ملک اپنی خارجہ پالیسی' معاشی پالیسی سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو غیر مسلم بڑے ملکوں کے حوالے کر دیں گے۔ (۲) مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کے کسی مسلمان ملک کے ساتھ خصوصی تعلق کا تصور یکدم ختم ہو جائے گا۔ (۳) کوئی اسلامی ملک اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ذمہ داری پوری نہیں کر سکے گا' جبکہ این جی اوز کے نام سے لوگوں کو عیسائی بنانے یا دیگر مذاہب اختیار کرنے کی ترغیبات پر کوئی روک ٹوک نہیں لگائی جا سکے گی۔ (۴) عالمگیریت کے نام سے آئندہ مکہ اور مدینہ کو کھلا شہر قرار دلوا کر اس میں یہودیوں' عیسائیوں کے داخلہ کا راستہ ہموار کر کے یہودیوں کے مدینہ پر قبضہ کے خواب کی تکمیل کی کوشش کرنا ہے۔ (۵) جبکہ حکومت تمام ملکی پالیسیوں میں آئی ایم ایف وغیرہ کی دست نگر بن کر خود لاچار بے بس ریاست بن کر رہ جائے گی۔

لوکلائزیشن

کسی بھی حکومت و سلطنت کی مضبوطی اس کی رفاہی اور سماجی خدمات اور

عام رعایا کو زیادہ سے زیادہ مہیا کرنے پر ہوتا ہے جس قدر حکومت کی طرف سے رعایا کی خدمت ہوگی اسی قدر اس کی جڑیں عوام کے اندر راسخ ہوں گی۔ لوکلائزیشن سے مرکزی حکومت خدمات کی انجام دہی سے دستبردار ہو کر مقامی حکومتوں کے سپرد کر دے گی اور مقامی حکومتیں اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو سکیں گی' جس کی بنا پر یہ تمام خدمات کی فراہمی پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کی جائیں گی اور ان کی بڑی خریدار مسلم ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوں گی جو خدمات کو تجارت کا ذریعہ بنائیں گی اور مقامی حکومتوں کے نام سے انہی غیر مسلم دشمن اسلام کمپنیوں کی حکومت ہوگی اور غیر مسلم یقیناً مسلمان اور اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے' یہ کمپنیاں زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیے عوام پر ناجائز بوجھ ڈال کر ان کو پریشان کیا جائے گا۔ اس تجارتی طریق کار سے آپس میں ایک دوسرے کو نفع رسانی' ہمدردی اور غمگساری کے جذبات کو ختم کر کے صرف دنیا کو مطمع نظر بنا کر انسانیت کا جنازہ نکال دیا جائے گا۔

شہری حکومتوں کا قیام

یہ منصوبہ بھی اپنے مجوزہ طریق کار کے مطابق بے شمار دینی اور دنیاوی نقصانات سے لبریز ہے' چند نقصانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) شہری حکومتیں تمام خدمات کی فراہمی کی ذمہ دار ہوں گی' جس کے لیے فنڈ کی کمی جو کہ یقینی ہے کی صورت میں غیر ملکی سکوں اور مالیاتی اداروں سے سود پر رقوم کی فراہمی کی جائے گی' جو قوم کو مزید قرضہ کے شکنجہ میں جکڑنے کا ذریعہ ہوگا۔

(۲) ہر ایک کونسل میں دو غیر مسلم ممبران کا تقرر باوجود عددی معدوی کے غیر مسلم کی شان کو بلند کرتا ہے۔

(۳) مجوزہ منصوبہ کے مطابق آدھی سیٹیں صنف نازک کے لیے مخصوص ہوں گی' اس پر عمل درآمد سے گھریلو خاندانی نظام جو کہ پہلے سے زوال پذیر ہے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

(۴) جمہوری نظام کی بنا پر عورت کو کسی بھی مقامی کونسل کا سربراہ بنایا جا سکے گا' جو کہ فطرت کے خلاف ہے۔

(۵) عورتوں کا بے پردہ مردوں کے ساتھ اجلاس میں شریک ہونا بھی ناجائز امر کا مرتکب ہونا ہے۔

(۶) عورتوں کی اس قدر کثیر تعداد میں اس سیاسی نظام میں دخل اندازی سے گھریلو نظام تباہ ہو جائے گا' جس سے سکون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔

(۷) عورتوں کی اتنی کثیر تعداد کی اس مصروفیت کی بنا پر بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت کا نظام شدید متاثر ہوگا' جس سے نسل جدید میں جہالت اور بے راہ روی بڑھے گی' جو کہ معاشرہ کی تباہی لگائے گی۔ یہ خرابیاں اپنے اندر کئی خرابیاں لے کر آئیں گی۔ ملکی سالمیت اور اس کے اسلامی تشخص کو ناقابل تلافی نقصان کا ذریعہ اور سبب ہوں گی۔

ان امور کی بناء پر تمام دیندار عوام اسلامی تنظیموں' دینی' سیاسی جماعتوں اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ ملک کی تباہی کے اس مجوزہ منصوبہ اور تدابیر کے لیے سد راہ بن جائیں اور ان منصوبوں پر عمل درآمد کو ہر ممکن طریقہ سے روکنے کی کوشش کریں۔

اللھم وفقنا ووفق ولاۃ امورنا

فقط واللہ اعلم

کتبہ' مفیض الرحمٰن چاٹگامی' متخصص فی الفقہ الاسلامی' جامعۃ العلوم الاسلامیہ' علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۶ - ۴ - ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۹ - ۷ - ۲۰۰۰ء

الجواب صحیح (مفتی) نظام الدین شامزئی

رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

پاکستان شریعت کونسل کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

پاکستان شریعت کونسل کے امیر حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی (فون ۶۳۸۱۴۴) میں طلب کر لیا ہے جس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے سرکردہ علماء کرام شریک ہوں گے اور ملک میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے علاوہ پاکستان شریعت کونسل کی عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں مختلف تجاویز کا جائزہ لیا جائے گا۔ جبکہ یکم اکتوبر بروز اتوار صبح دس بجے جامعہ انوار القرآن میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی ؒ کی دینی و علمی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے سیمینار منعقد ہو رہا ہے جس سے مختلف دینی جماعتوں کے راہ نما خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ دونوں پروگراموں میں وقت کی پابندی کے ساتھ شریک ہوں۔